

وقت: شمشیرِ دوم

وقت ایک گراں ماید دلت ہے اور اس دلت کی نظرت یہ ہے کہ یہ رکھ چوڑنے کی چینیں ہے۔ یہ برف کے تودے کی طرح ہر وقت پھلتی رہتی ہے۔ اگر انسان اس سے پوری مستعدی کے ساتھ فائدہ نہ اٹھائے تو یہ بہت جلد پانی کی روافی کے ساتھ بہت جاتی ہے اور انسان اپنی غفلت اور بدیختی پر ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ پھر اس کی یہ بھی نظرت ہے کہ یہ ایک شمشیرِ دوم ہے جس کی کاٹ دو طرفہ ہے۔ اگر آپ اس کو اپنے حق میں استعمال نہ کر سکے تو اس کے ممی یہ ہیں کہ یہ آپ کے خلاف استعمال ہوا۔ اگر اس کے ایک ایک لمحے کے بد لے میں آپ نے اجنبیں کمایا تو صرف یہی خسارہ نہیں ہوا کہ آپ نے اپنے سرمایے سے فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ اس کا اصلی در دنیز پہلو یہ ہے کہ ضائع شدہ زندگی کا ایک ایک پل آپ کے لیے وہاں بنا۔ یہ رائیگاں جانے والی زندگی صرف رائیگاں ہی نہیں جاتی بلکہ انسان پر ایک ابدي لعنت بن کر مسلط ہو جاتی ہے۔ سورہ والعصر میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یہ سورہ وہ سورہ ہے جس کی نسبت امام شافعیؓ کا یہ ارشاد ہے کہ اگر قرآن میں سے کچھ اور نہ اُرتتا، صرف یہی سورہ اُرتتی تو ہمارے لیے کافی تھی۔ فرمایا:

وَالْعَصُّ ۝ يَا أَيُّهُ الْإِنْسَارُ لَفِي الْفُسُرِ ۝ إِلَّا الْمُنْيَرُ أَمْتُوا وَعَمِلُوا الظَّلَمَاتِ
وَتَوَاصَوْنَا بِالنَّقْوٌ ۝ وَتَوَاصَوْنَا بِالْمَبْنِيٍّ ۝ (العصر ۱۰۳: ۱-۳) زمانہ شاہد ہے
کہ انسان گھاٹے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے عملی صاحب کیے اور
ایک دوسرے کو حق اور ثابت قدیمی کی نصیحت کرتے رہے۔

(‘تزکیۃ نفس’، مولانا امین احسن اصلاحی، ترجمان القرآن، جلد ۳، ۲۶۳، عدد ۵، ذی القعده ۱۴۲۷ھ، جولائی ۱۹۵۶ء، ص ۲۲-۲۵)